بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون نمبر ۴۹
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم۔ سہ شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۲۰ فتح ۱۳۴۵ھش، ۷ شعبان ۱۳۸۶ھ، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۹۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

"طبیعت پہلے جیسی ہی ہے گردوں میں ابھی انفیکشن ہے۔"

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

سلسلہ عالیہ احمدیہ ان دنوں علیل ہیں اور بغرض علاج لاہور میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مرض میں قدرے افاقہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا کرے اور خدمت دین کی توفیق پانے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین (پہلے غلطی سے الفضل میں یہ شائع ہو گیا ہے کہ آپ بغرض علاج میو ہسپتال میں داخل ہیں) (سید قمر الحق کارکن دفتر اخبار ربوہ)

حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی درویش وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

قادیان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم حاجی فضل محمد صاحب کپورتھلوی درویش قادیان جو ضعیف العمر ہونے کے علاوہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے ۲۶/۱۱/۶۶ کو بوقت ۲ بجے شام وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مکرم حاجی صاحب موصوف کپورتھلہ کے رہنے والے تھے خلافت ثانیہ میں بیعت کی تھی۔ مگر ایمان اور اخلاص میں بہت جلد ترقی کر گئے تقسیم برصغیر کے بعد قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کی عبادت گزار اور ذکر الٰہی کرنے والے بزرگ تھے۔ ان کی عمر قریباً ۷۵ سال تھی۔ مورخہ ۲۷/۱۱/۶۶ کو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کی اولاد ضلع لائل پور میں آباد ہے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔ (ناظر خدمت درویشان)

صرف بارہ دن باقی ہیں

وقف جدید کے نئے سال کے شروع ہونے میں صرف بارہ دن باقی رہ گئے ہیں۔ احباب چندہ کی کمی کو جلد تر پورا کر دیں۔ (ناظم مال وقف جدید)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کو واجب ہے کہ آپ اپنے نفس پر شفقت نہ کرے

بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے رکھ نہیں سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دینا چاہتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش لیتے ہیں اور تکلفات کو شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں ہیں تکلف کا باب تو بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس کی رُو سے ساری عمر بیٹھ کر ہی نماز پڑھتا رہے اور روزے بالکل نہ رکھے۔ مگر خدا اس کی نیت اور ارادے کو جانتا ہے جو صدق و اخلاص رکھتا ہے خدا جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا اسے اصل ثواب سے بھی زیادہ دیتا ہے کیونکہ درد دل ایک قابل قدر شے ہے حیلہ جو آدمی تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں۔ جب میں نے چھ ماہ کے روزے رکھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اتنی مشقت میں ڈالا ہوا ہے تو اس سے باہر نکل۔ اسی طرح جب انسان خدا کے واسطے اپنے آپ کو مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہے مگر جو تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں خدا ان کو دوسری مشقت میں ڈال دیتا ہے اور نکالتا نہیں۔ اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں ان کو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا اس کے نفس پر شفقت کرے۔ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے لئے جہنم ہے اور خدا کی شفقت جنت۔ ابراہیم علیہ السلام کے قصہ پر غور کرو جو آگ میں خود گرنا چاہتا ہے اسے تو وہ خدا آگ سے بچاتا ہے اور جو خود آگ سے بچنا چاہتے ہیں وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ یہ اسلام ہے اور یہ اسلام ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں آوے اس سے انکار نہ کرے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی عظمت کے فکر میں خود لگتے تو وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ کی آیت نازل نہ ہوتی۔ حفاظت الٰہی کا یہی سِرّ ہے۔"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۶ء

ظہور امام وقت

(۲)

جس طرح شیعہ حضرات ایک امام کے منتظر ہیں۔ اسی طرح اہل سنت والجماعت بھی الامام المہدی اور مسیح موعود کے منتظر ہیں۔ ایک حدیث کی رو سے الامام المہدی اور مسیح موعود ایک ہی شخصیت ہیں۔ الغرض شیعہ اور سنی احباب دونوں ایک امام کے منتظر ہیں جو آخری زمانہ میں آکر مسلمانوں کی راہ نمائی کرے گا۔ اور دین اسلام کو سب ادیان پر غالب کرے گا۔ سوال صرف یہ ہے کہ آخری زمانہ کی تمام علامتیں شیعہ اور سنی علماء کے نزدیک موجودہ زمانہ میں پائی جاتی ہیں۔ اور ان علامتوں کا ظہور چند روز چند مہینوں اور چند سالوں سے نہیں ہو رہا بلکہ جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ ایک صدی سے بھی زیادہ عرصہ سے ہو رہا ہے۔ اس لئے عقلاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس کا علم اللہ تعالیٰ کو بھی ہے یا نہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ موعود کب آئے گا۔ یا شیعہ حضرات کی زبان میں کب ظاہر ہوگا۔ مسلمانوں کی تباہی کی علامتیں تو بحد کمال اب ظاہر ہو چکی ہیں۔ شیعہ اور سنی دونوں اسکے معترف ہیں کہ اسلام اس وقت پوری طرح کفر کے نرغہ میں گھر گیا ہوا ہے اور اندرونی اور بیرونی طور پر تباہی آچکی ہے۔ نہ دنیوی زندگی کے آثار موجود ہیں اور نہ روحانی زندگی کے۔ اگر ایسے وقت میں وہ مسیحا جس کی امت محمدیہ کے دونوں بڑے فریقوں بلکہ کہنا چاہئیے کہ تمام عالم اسلام کو آس ہے نہیں آتا۔ تو پھر کیا وہ اس وقت آئے گا۔ جب زندگی کی وہ ذرا بھی جو اس امید کی بنیاد ہے ختم ہو جائے گی۔ جب بالکل کوئی چارہ ساز کوئی چارہ نہ کر سکے گا اور اسلام زبان حال سے پکارنے لگے گا کہ ؎

مرنے کے بعد آئے ہو میرے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

آئیے اس پر غور کیجئے۔ ایک صدی سے زیادہ عرصہ سے مسلمان بلکہ کہنا چاہئیے ہر مذہب کا پیرو ایک بندہ حق کے لئے چشم براہ ہے۔ مگر وہ نہیں آرہا۔ پھر کیا نیچری خیال کے لوگوں کی بات ٹھیک ہے کہ کوئی نہیں آئے گا۔ اور نہ کسی کو آنا ہے۔ کسی کا انتظار بے عمل بنائے رہتا ہے۔ کیا پھر ان لوگوں کے ساتھ ہم بھی مان لیں کہ کوئی نہیں آئیگا۔ جیسا کہ اکثر دوسری اقوام پہلے ہی کر چکی ہیں اور تباہ ہو چکی ہیں۔ تاریخ اقوام نہیں صرف قرآن کریم کو مطالعہ کرکے دیکھ لیجئے کہ جس قوم نے یہ نظریہ اپنایا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہیں بھیجا۔ وہ تباہ ہوئی اس کا نام و نشان ہی دنیا سے مٹ گیا۔ صرف عبرت کے لئے رہ گیا ہے۔

یہ کتنا خوفناک مقام ہے۔ ذرا نظر ڈالئے۔ یہ مقام مسلمان پر بھی قریباً آ پہنچا ہے۔ آج جو تحریک اٹھتی ہے خدا پر نہیں بلکہ عقل پر بھروسہ رکھتی ہے۔ اپنی تجاویز پر اعتبار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد نہیں رہا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے مایوسی شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب کی جماعت اسی مقام پر ہے۔ جب ایک دینی جماعت خدا تعالیٰ پر اعتماد چھوڑ دیتی ہے اور اپنی عقل پر آجاتی ہے تو وہ رفتہ رفتہ مایوسی کے غار میں جا گرتی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ دین کی تجدید و احیاء کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی اس سنت سے منہ موڑ کر اپنی عقل پر آجاتا ہے تو وہ غلطیوں پر غلطیوں کا مرتکب ہو جاتا ہے اور ناکامیوں پر ناکامیاں دیکھتا ہے۔ خدا پر تو اعتماد ہوتا نہیں اس لئے گرتا ہے اور ایسی غار میں گرتا ہے جہاں سے نکلنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس تعلق بعض اسلامی تحریکوں کا مطالعہ مفید ہوگا۔ یہاں ہم مودودی صاحب کی مثال پیش کرتے ہیں۔ (باقی)

حدیث النبیؐ

اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم

عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ و فی روایۃ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین۔

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا (کہ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

(بخاری کتاب الصوم)

جتنے بھی ہیں رسول ہمارے رسول ہیں

گر مصطفےٰ کی ذات میں سارے رسول ہیں
جتنے بھی ہیں رسول ہمارے رسول ہیں

ہے کائنات میں ہمیں پیاری ہر ایک چیز
لیکن ہر ایک چیز سے پیارے رسول ہیں

ہے مصطفےٰ سپہرِ رسالت کا آفتاب
اور گردِ آفتاب سیارے رسول ہیں

دنیا ہے امتحان کا دریائے موجزن
دریائے موجزن کے کنارے رسول ہیں

دار الاماں ہے ربوہ بھی تنویر کیونکہ ہے
اس کی اماں میں جس نے اتارے رسول ہیں

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شاندار اسلوبِ نگارش

ایجاز و اختصار اور تشبیہ کی ایک عمدہ مثال

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم رکھا اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔"
(تذکرہ صـ۴۲۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم مبارک سے لکھی جانے والی اسّی سے زائد بے نظیر کتب، ان کا ایک ایک فقرہ، اس عظیم الشان دعوے کی صداقت پر شاہد ناطق ہے یہ ایسی واضح حقیقت ہے جس کا ہمارے مخالفین کو بھی اعتراف ہے۔ چنانچہ حضورؑ کے وصال کے بعد کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے تسلیم کیا کہ:۔

"اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اسکے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندئ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں ۔۔۔۔ اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔"

(کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

اس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان علم کلام پر اور آپؑ کی قلمی خدمات پر بحث مقصود نہیں بلکہ حضورؑ کے ایک پُر معارف فقرہ کی کسی قدر وضاحت مطلوب ہے جو لاریب انہی فقرات میں سے ایک فقرہ ہے جن کے بارہ میں مرزا حیرت دہلوی نے لکھا ہے کہ ان کو پڑھ کر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

کچھ عرصہ ہوا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بالاستیعاب دوبارہ پڑھنے کا موقع ملا۔ اس کے شروع میں حضورؑ نے کفارہ کی تردید کے ضمن میں گناہ کی فلاسفی بیان فرمائی ہے۔ حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پُر جوش محبت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔" (صـ۲)

یہ فقرہ بظاہر ایک معمولی فقرہ ہے جو ایک اہم مضمون کے ضمن میں آیا ہے لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ فقرہ اپنی ظاہری سادگی کے باوصف وسیع اور دقیق معانی پر مشتمل ہے۔ اس اجمال کی کسی قدر تفصیل اپنی سمجھ کے مطابق تحریر کرتا ہوں واللہ الموفق۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اس فقرہ میں حضور علیہ السلام نے گناہ کو زہر کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو اپنی ذات میں بہت ہی بلیغ ہے۔ یہ مثال اگرچہ سادہ سی ہے لیکن اپنے مفہوم کی ادائیگی اور حقیقت کے بیان میں بہت ہی برجستہ اور برمحل ہے۔ گناہ کی زہر سے تشبیہ اپنے اندر کئی لطیف نکات رکھتی ہے۔ مثلاً:۔

اوّل جس طرح زہر جسمانی زندگی کا سلسلہ منقطع کر دیتا ہے اسی طرح گناہ بھی روحانی زندگی پر ایک موت وارد کرتا ہے۔

دوم: جس طرح زہر جسم میں پھیلتا چلا جاتا ہے اور بالآخر سارے جسم کو متاثر کرتا ہے اسی طرح گناہ بھی متعدی مرض کی طرح ایک معاشرہ کے تمام افراد میں پھیلنا شروع ہوتا ہے اور اگر بچاؤ نہ کیا جائے تو ایک ایک کر کے معاشرہ کے تمام افراد کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔

سوم: جس طرح زہر جسم میں آہستہ آہستہ سرایت کرتا ہے اور رفتہ رفتہ ہلاکت کا باعث بنتا ہے اسیطرح گناہ بھی مقدمات یعنی بالکل ابتدائی امور سے شروع ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اس مقام پر آجاتا ہے کہ گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے اور یہ تاریکی اس کے دل کے پردوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔

چہارم: جس طرح زہر کے مہلک اثر سے بچنے کا ذریعہ اسی زہر کا تریاق استعمال کرنا ہے اسی طرح گناہوں کے بد اثرات سے بچنے کا ذریعہ نیکیوں کا بجا لانا ہے جن کی وجہ سے انسانی گناہ خود بخود معاف ہوتے چلے جاتے ہیں۔ قرآن مجید میں آیا ہے:۔

ان الحسنات یذھبن السیّئات۔

کہ نیکیاں برائیوں کو بہا کر لے جاتی ہیں۔

پنجم: جس طرح زہروں میں سے بعض مہلک اور تیز اثر ہوتی ہیں اسی طرح گناہوں میں سے بھی بعض کبیرہ قسم کے ہوتے ہیں جو روحانیت کے سرسبز باغ کو چشم زدن میں بھسم کر کے رکھ دیتے ہیں۔ بعض صغائر ہیں جو نسبتاً دیر سے اثر پذیر ہوتے ہیں۔

ششم: جس طرح زہر کی بہت معمولی سی مقدار بسا اوقات ہلاکت کا موجب نہیں بنتی لیکن جب وہی زہر زیادہ مقدار میں استعمال کی جائے تو موت کا سبب بنتی ہے اسی طرح گناہ جب ابھی ابتدائی یعنی مقدمات کے مراحل میں ہوتا ہے تو بسا اوقات اس کا مرتکب اس کے بد اثرات اور باعثِ ہلاکت و تباہی ہونے کا خیال تک نہیں کرتا لیکن بعد میں وہی گناہ جب بڑھ جاتا ہے تو روحانیت کو تباہ کر دیتا ہے۔

ہفتم: یکدفعہ زیادہ مقدار میں زہر کھانے سے موت لازمی ہے لیکن جو شخص پہلے بہت ہلکی مقدار میں کھائے اور آہستہ آہستہ اس مقدار کو بڑھاتا رہے تو اس سے اس کے جسم میں اس زہر کے زیرِ اثر کچھ ایسی بے حسی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے کہ زہر اس پر وہ اثر نہیں کرتا۔ بالکل اسی طرح فطرتِ سلیمہ رکھنے والے انسان کو شروع میں معمولی سے گناہ پر بھی شدید جھٹکا اور صدمہ محسوس ہوتا ہے لیکن پھر ایک عاصی کی فطرتِ صحیحہ کچھ ایسی مسخ ہونی شروع ہو جاتی ہے کہ وہ بڑے بڑے جرائم پر بھی دلیر ہو جاتا ہے اور دل میں ندامت یا شرمندگی محسوس نہیں کرتا۔

ہشتم: جس طرح زہر خواہ عمداً کھایا جائے یا بھول کر کھا لیا جائے وہ اپنا اثر دکھلاتا ہے۔ اسی طرح گناہ جو عمداً کیا جائے وہ تو روحانی موت کا سبب بنتا ہی ہے لیکن جو گناہ ارادہ سے نہ ہو اس نسیان والے غلط فعل کا بھی انسان پر ضرور کسی حد تک بُرا اثر پڑتا ہے خواہ اتنا ہی ہو کہ وہ دوسروں کی نسبت نیکیوں کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتا ہے۔

الغرض ان متعدد وجوہ کی بناء پر گناہ کو زہر سے تشبیہ دینا بہت ہی بلیغ اندازِ نگارش ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بظاہر معمولی سی تشبیہ میں وسیع مطالب بیان کر دیئے ہیں جن سے گناہ کی بہت سی جزئیات کی طرف بھی راہنمائی ہوتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرہ کو کہ:۔

"گناہ درحقیقت ایک ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پُرجوش محبت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔"

اگر غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس فقرہ کے آخری حصہ میں بھی بہت سے لطیف معارف بیان کئے گئے ہیں۔ حضورؑ نے نہایت حکیمانہ انداز میں گناہ کی اقسام اور ان کے مراتب کو بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس فقرہ کی رُو سے گناہ کے تین درجات ہیں:۔

اوّل: گناہ کا مرتبہ اولیٰ وہ ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان خدا کی اطاعت سے محروم اور بے نصیب ہو۔ یہ عوام الناس کے گناہوں کا ابتدائی درجہ ہے یعنی ایک عام انسان میں گناہ کا زہر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ خدائی احکامات سے — خواہ وہ عقائد

کے بارہ میں ہوں یا اعمال کے بارہ میں — غفلت سے کام لیتا ہے اور سرتابی کرتے ہوئے اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن سے اتار پھینکتا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ یہ صورت صرف عوام الناس سے ہی ظہور میں آسکتی ہے اور یہی ان کے گناہ کا پہلا درجہ ہے۔

دوم:- گناہ کا دوسرا درجہ یا دوسری قسم وہ ہے جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان خدا کی پُرجوش محبت سے محروم اور بے نصیب ہو۔ یہ ان لوگوں کے گناہ کا ابتدائی درجہ اور نقطۂ آغاز ہے جن کو ابرار اور نیک لوگ کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ اپنی ایمانی حالت کے اعتبار سے عوام الناس سے بلند ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے گناہ کا تصوّر بھی بلند ہے۔ یہ لوگ جب خدا کی پُرجوش محبت، محویت کے ساتھ عبادت اور عبودیت کی خاص کیفیت سے محروم ہو جاتے ہیں تو گویا وہ قربِ الٰہی اور تقرب الی اللہ کے بلند مقام سے نیچے اتر جاتے ہیں جس پر وہ اس سے قبل فائز تھے۔ ان کا ایک نچلے مقام پر آجانا بھی ان کے لئے سخت کرب کا باعث ہو جاتا ہے اور یہی ان ابرار لوگوں کے گناہ کا ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے۔

سوم:- گناہ کا تیسرا مرتبہ اور قسم وہ گناہ ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب انسان محبّانہ یادِ الٰہی سے محروم اور بے نصیب ہو۔ اس میں ان لوگوں کے گناہ کا ابتدائی درجہ بیان کیا گیا ہے جن کو عام اصطلاح میں مقربین اور اولیاء اللہ کہا جاتا ہے یعنی وہ لوگ جو خدا کے ساتھ خاص مقامِ قرب رکھتے ہیں اور خدا کی یاد میں کل عالم سے بے نیاز ہو کر محبتِ الٰہی میں ترقی کرتے کرتے سلوک کی اعلیٰ ترین منازل تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ بلند رتبہ اولیاء اللہ جب محبّانہ یادِ الٰہی کی نعمت سے محروم ہونے لگتے ہیں تو گویا ایک گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہ گناہ صرف اسی مرتبہ کے لوگوں کے لحاظ سے ہوگا عام لوگوں کی نگاہ میں محبّانہ یادِ الٰہی سے محروم ہونے کے باوجود ان کے افعال بہت عمدہ اور قابلِ رشک ہوں گے لیکن اپنے سابقہ مقام سے نیچے آجانے کے سبب وہ ایک قسم کے گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ہر سہ امور کے تجزیہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ ایمان کے لحاظ سے تین درجات ہیں۔ اطاعتِ الٰہی، پُرجوش محبتِ الٰہی اور محبانہ یادِ الٰہی۔ اور ہر مومن ان میں سے کسی نہ کسی درجہ پر ضرور ہوتا ہے۔ اور چونکہ گناہ کا تعلق انسان کی ایمانی کیفیت سے ہوتا ہے اس لئے اس کے بدلنے کے ساتھ ساتھ اس کے درجات بھی بدلتے رہتے ہیں۔ یہ اس فلسفہ کا مختصر خلاصہ ہے جو اس فقرہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔

چونکہ انسانی طبائع مختلف ہیں اور سب انسان ایمان کے لحاظ سے ایک معیار پر نہیں ہوتے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہایت اختصار کے ساتھ اس ایک فقرہ میں کل انسانوں کو عوام الناس ابرار اور مقربینِ خاص کے تین گروہوں میں تقسیم کر کے ان کے گناہوں کا ابتدائی درجہ بیان کر دیا ہے تا ان کو معلوم ہو سکے کہ اب گناہ کا دائرہ شروع ہے۔ گناہ کے نقطۂ آغاز میں تفاوت محلِ اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ تقسیم فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہے۔ قرآن مجید کا بیان فرمودہ اصول لا یکلف اللّٰہ نفسًا الّا وسعھا اس تقسیم کی بنیاد ہے۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اس فقرہ کی ترتیب کے بارہ میں یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ چونکہ انسان پہلے عوام الناس میں ہوتا ہے پھر ابرار اور بالآخر مقربین میں داخل ہوتا ہے اس لئے اسی ترتیب سے آپ نے گناہ کے درجات کا ذکر فرمایا۔ پھر گناہ کی حقیقت واضح کرنے کے لئے بھی یہ ترتیب ابلغ ہے کیونکہ اس کلام کے مخاطبین کی کثرت عوام الناس پر مشتمل ہے اور وہ بآسانی اس بات کو سمجھ سکتے ہیں جو ان کے اپنے بارہ میں ہو۔ اس وجہ سے آپ نے سب سے پہلے انہی کے درجۂ گناہ کا ذکر فرمایا۔ پھر عوام الناس کے گناہ کے تقدّم کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عوام الناس کے گناہ کا ابتدائی درجہ یعنی خدا کی اطاعت سے محرومی ایک ایسا امر ہے جو گناہ کی اس تعریف سے ملتا جلتا ہے جو عوام کے ذہنوں میں عموماً پائی جاتی ہے اور یوں بھی یہ گناہ کی واضح ترین صورت ہے۔ پس ایک دقیق بات کے ذکر سے پہلے آسان اور عام فہم بات کا ذکر کرنا ہی مناسب تھا۔

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس فقرہ میں گناہ کے تین مراتب بیان فرمائے ہیں۔ یہ حالتیں مختلف اشخاص میں پائی جاتی ہیں۔ مزید برآں یہ بھی درست ہے کہ اس سے ایک ہی شخص کی تین مختلف حالتیں مراد ہوں اور ہر نئی حالت میں یوں محسوس ہوتا ہو کہ گویا وہ اپنی پہلی حالت سے نکل کر ایک نئی صورت اختیار کر گیا ہے اور ہر لحاظ سے بالکل نیا وجود بن گیا ہے۔ اس طرح گناہ کی اقسام کے پہلو بہ پہلو سلوک کے مراتب ثلاثہ کا بیان بھی مل جاتا ہے۔ ایک وقت میں وہ خدا کی اطاعت سے نکلنے کو گناہ سمجھتا ہے۔ پھر ترقی کر کے خدا کی پرجوش محبت سے ذراسی محرومی کو بھی گناہ خیال کرنے لگتا ہے اور آخر میں وہ ایمان میں ترقی کرتے کرتے اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ محبّانہ یادِ الٰہی میں ذراسی غفلت بھی ہو جائے تو اس کو ایک گناہ اور سرتابی خیال کرتا ہے۔ اطاعتِ الٰہی اور پُرجوش محبتِ الٰہی کے بعد یہ راہِ سلوک کا تیسرا درجہ ہے جب انسان خدا کا محب اور خدا اس کا محبوب بن جاتا ہے اور خدا اور بندے میں راز و نیاز کا ایک خاص الخاص سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے بندہ ہر وقت خدا کی یاد میں مست اور مگن رہتا ہے۔ اسی درجۂ سلوک کا انتہائی مقام آیتِ قرآنی ثمّ دنیٰ فتدلّٰی فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ میں بیان ہوا ہے۔

گناہ کے ان تین مراتب کے ایک ہی شخص میں پائے جانے پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص ایک مقام پر ایک فعل کرتا ہے تو وہ گناہ شمار ہوتا ہے اور دوسرے مقام پر وہی کام کرے تو اس کا نام گناہ نہیں رکھا جاتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہر شخص کے ساتھ معاملہ اس کی قوت و استعداد کے مطابق ہوتا ہے اور یہی قانونِ عدل کا تقاضا ہے۔ تمام لوگوں کو ایک ہی معیار پر پرکھا نہیں جا سکتا۔ یوں بھی کہا جاتا ہے کہ

حسنات الابرار سیّئات المقرّبین۔

کہ نیکوکار لوگوں کی نیکیاں بھی مقربینِ بارگاہِ الٰہی کی نظر میں برائیاں ہی ہوتی ہیں۔ پس یہ بات اپنے اپنے مرتبۂ ایمان سے متعلق ہے اور قابلِ اعتراض نہیں ہے۔

الغرض حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے کلمات نکاتِ حکمت و معرفت سے پُر ہیں اور ہمیں دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ ہم ان پر غور و تدبّر کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

(حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

احمدی بہنوں نے تعمیر مسجد کے لئے اپنی خوشی سے پانچ لاکھ روپے جمع کرنیکی ذمہ داری اپنے پر لی تھی۔ آٹھ دسمبر تک کل وعدہ جات کی مقدار تین لاکھ ترسیٹھ ہزار چھ سو چھتر روپے پہنچی ہے اور کل وصولی تین لاکھ بارہ ہزار چار سو انیس روپے۔ گزشتہ تین ہفتوں سے اس چندہ کے وعدہ جات اور وصولی میں نمایاں کمی آئی ہے جو قابلِ فکر ہے۔ ایک زندہ قوم کی خواتین کا قدم آگے آگے ہی جاتا ہے رُکتا نہیں۔ رکنا تو کمزوری کی نشانی ہے۔ ابھی تو پونے دو لاکھ کے قریب وصولی باقی ہے لیکن کام کی رفتار سے یوں لگتا ہے گویا لجنات یہ سمجھ رہی ہیں کہ چندہ ختم ہو چکا ہے۔

رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ ان ایام میں بہنیں اپنے وعدے ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ اسی طرح عہدہ داران لجنات اماء اللہ اپنی اپنی لجنات میں جائزہ لیں کہ کوئی ایسی بہن تو نہیں رہ گئی جس نے اب تک وعدہ نہ کیا ہو؟ اگر ایسی کوئی بہن ہو تو اس سے وعدہ لیں جنہوں نے وعدہ تو کیا ہوا ہے مگر ابھی تک ادائیگی نہیں کی ان سے وصولی کا انتظام کریں۔ جو اپنے وعدہ جات ادا کر چکی ہیں ان سے درخواست کریں کہ وعدہ جات میں اضافہ کریں کیونکہ جب مسجد کی تعمیر کا فیصلہ ہوا تھا تو مطالبہ دو لاکھ کا تھا لیکن اب تعمیر ہوتے ہوتے یہی مطالبہ پانچ لاکھ تک پہنچ چکا ہے۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہ اپنے وعدے اور رقم براہِ راست مجھے ارسال کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے احیاء مساجد کے قیام اور اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند رکھنے کے لئے ہر قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ

میرے والد ماجد ـــــ محترم مولانا شمس صاحب رضی

(مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمسی ابن حضرت مولانا شمس صاحب مقیم امریکہ)

گذشتہ ماہ اکتوبر کی ۱۵ تاریخ کو جب میں صبح سویرے ہسپتال سے گھر جانے لگا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارسال فرمودہ تار ملا۔ اس میں میرے نہایت پیارے اباجان رضی کی وفات کی اطلاع تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ گھر سے اتنی دور غریب الوطنی میں یہ جانکاہ خبر ملتے ہی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اور دل و دماغ غم اور افسوس سے ماؤف ہو گئے۔

آپ حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی رضی کے فرزند تھے۔ دادا جان رضی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقرب صحابہ میں سے تھے اور خود بھی صحابہ میں شامل تھے۔ بچپن سے ہی طبیعت میں نرمی، شرافت اور شفقت بھری ہوئی تھی۔ اپنے بہن بھائیوں سے بہت محبت رکھتے تھے۔ اور ہر ایک کا خیال رکھتے تھے۔ سکول کے زمانہ میں جب آپ قادیان سے سیکھواں جاتے۔ تو سب کے لئے ضرور کچھ نہ کچھ خرید کر لے جایا کرتے تھے۔

آپ نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم حاصل کی بچپن میں ہی زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی۔ دینی امور میں بہت دلچسپی لیتے۔ چنانچہ نوعمری کے زمانہ میں ہی آریہ سماج اور عیسائیوں اور غیر احمدیوں کے ساتھ متعدد کامیاب مناظرے کئے۔ شدھی کی تحریک میں بھی آپ نے کامیاب مبلغ اسلام کی حیثیت سے کام کیا۔

جون ۱۹۲۵ء میں آپ رضی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی نے دمشق تبلیغ کی غرض سے بھیجا جہاں آپ نہایت کامیابی سے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ قریباً دو سال کے قیام کے بعد آپ پر کسی نامعلوم شخص نے خنجر سے حملہ کر کے آپ کو شدید زخمی کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضرت مصلح موعود رضی کی دعاؤں کے طفیل آپ شفایاب ہو گئے۔ اسی اثناء میں وہاں مکرمی منیر الحصنی صاحب احمدیت میں داخل ہو گئے۔ ان کا خاندان بہت معزز ہے۔ اس طرح سرزمین دمشق میں احمدیت کا بیج بو دیا گیا اس وقت حکومت نے آپ رضی کو وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ وہاں سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اجازت اور ارشاد کے مطابق فلسطین تشریف لے گئے۔ اور وہاں "حیفا" میں نیا مرکز قائم کیا۔ اسی طرح "کبابیر" کے مقام پر ایک احمدیہ مسجد بھی تعمیر ہوئی جس کی بنیاد حضرت اباجان رضی نے رکھی یہاں کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مخلص ہے۔

اس کے بعد آپ واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اور آپ کی شادی ۱۹۳۲ء میں ہوئی۔ مکرمی خواجہ عبید اللہ صاحب ریٹائرڈ ایس۔ ڈی۔ او، حال افسر تعمیرات ربوہ خاکسار کے نانا ہیں۔ میں جب دو سال کا تھا۔ تو اباجان رضی حضرت مصلح موعود رضی کے ارشاد کے مطابق لندن تشریف لے گئے۔ اور محترم درد صاحب کی واپسی پر آپ رضی وہاں کے امام مسجد مقرر ہوئے۔ لندن میں آپ رضی ۱۹۳۶ء سے لے کر ۱۹۴۶ء تک مقیم رہے۔ دوسری عظیم کا زمانہ آپ رضی نے وہیں گذارا۔ اس دوران میں لندن میں سخت بمباری ہوا کرتی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ رضی کو ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا۔ مشن ہاؤس سے بہت ہی قریب بم گرتے رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اور دیگر احباب کرام کی دعاؤں کے طفیل آپ رضی بالکل محفوظ رہے۔ ابھی آپ رضی لندن میں ہی تھے کہ میرے دادا جان رضی کی قادیان میں وفات ہو گئی۔ اور انہیں یہ صدمہ پردیس میں ہی برداشت کرنا پڑا۔

لندن کے قیام کے دوران آپ نے جہاں عوام کو تبلیغ کی، وہاں آپ نے بڑی ہستیوں تک بھی پیغام حق پہنچایا۔ چنانچہ بادشاہ جارج ششم۔ بشپ آف گلاسٹر اور اسی طرح کے دوسرے مقتدر اصحاب تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ حضرت مصلح موعود رضی نے آپ کی ان خدمات کو بہت پسند فرمایا۔

قادیان میں واپسی پر آپ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر میں کام کرتے رہے۔ انقلاب ۱۹۴۷ء کے موقع پر جب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور تشریف لے آئے تو آپ کو قادیان کی جماعت کا امیر مقرر کیا گیا۔ آپ وہاں سے اکتوبر ۱۹۴۷ء میں لاہور تشریف لائے۔

لاہور میں آنے کے بعد آپ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں مختلف ذمہ داری کے کام کرتے رہے۔ ربوہ کی بنیاد پڑنے پر آپ یہیں آ گئے۔ اور تاوفات وہیں قیام پذیر رہے۔ یہاں شروع میں آپ انچارج تالیف وتصنیف رہے۔ پھر ناظر اصلاح و ارشاد اور الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ کے مینجنگ ڈائریکٹر کی حیثیت سے کام کرتے رہے ابتدائی ایام میں آپ نائب ناظر اعلیٰ بھی رہے۔ یہ سب کام آپ نہایت جانفشانی سے سرانجام دیتے رہے۔ اور ہر وقت کام کی دھن میں لگے رہتے تھے نہ دن کا خیال تھا نہ رات کا۔ اس کے علاوہ آپ مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کے صدر رہے افتاء کمیٹی کے ممبر اور ادارۃ المصنفین اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے بھی ممبر تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب اور ملفوظات کو ذاتی نگرانی میں طبع کیا اور ہر ایک کتاب کے شروع میں انڈکس بنایا تاکہ حوالہ دیکھنے میں آسانی رہے۔ اسکے علاوہ آپ نے خود بھی مختلف موضوعات پر کئی کتب تحریر کیں۔

۱۹۵۳ء کے فسادات کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی (عدالت) کے سامنے جماعت احمدیہ کا موقف پیش کرنے کے سلسلہ میں آپ نے بہت محنت سے کام کیا۔ اس کے بعد آپ کی صحت کمزور ہو گئی۔ بعد میں صحت کی خرابی کی وجہ سے ہسپتال داخل ہو گئے۔ تو معلوم ہوا کہ آپ کو پلورسی اور ذیابیطس بھی۔ ذیابیطس کے لئے دوائی استعمال کرتے رہتے۔ لیکن جس قدر آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ نہ مل سکا کچھ عرصہ کے بعد آپ کو دل کی درد (Angina pectoris) کی تکلیف بھی شروع ہو گئی۔ آخری دنوں میں تکلیف کچھ زیادہ ہو گئی تھی۔ اور ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو آپ سرگودہا تشریف لے گئے کہ عصر کی نماز کے وقت پھر درد محسوس ہوئی۔ دوائی وغیرہ لینے سے طبیعت سنبھل گئی۔ لیکن مغرب کی نماز کے وقت آپ کو دوسری مرتبہ سخت درد ہوئی اور آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ رضی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی سے ازحد محبت تھی۔ حضور انور رضی بیماری کے دنوں میں اکثر اباجان کو یاد فرمایا کرتے تھے۔ اور دیر تک قادیان اور ہمارے خاندان کے متعلق آپ رضی سے تذکرہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی آپ کو اپنی عدم موجودگی میں ربوہ کا امیر مقامی بھی مقرر فرمایا کرتے تھے اور ان کی خدمات سے اس قدر خوش تھے کہ انہیں آپ نے "خالد" کا خطاب عطا فرمایا۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

حضرت اباجان رضی بہت سادہ اور صاف گو تھے ہر کسی سے خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ اور اپنے ماتحتوں سے ہمدردی کا سلوک کرتے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی کی بیماری کے ایام میں آپ رضی خطبہ جمعہ بھی دیا کرتے تھے۔ اور عموماً آپ اصلاحی پہلو کی طرف ہی توجہ دلایا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی آپ کی ضرور تقاریر ہوتی تھیں۔ اور بہت پسند کی جاتی تھیں

آپ نماز وں میں بہت باقاعدہ تھے۔ حتی الوسع نماز مسجد میں ہی ادا کیا کرتے۔ نماز تہجد بھی ادا کرتے اور دیر تک دعائیں مانگتے رہتے۔ سچی خوابیں دیکھتے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "القصیدہ" کی شرح لکھی

ان کی اچانک وفات سے ہمیں بہت نقصان ہوا ہے ہمارا خاندان ایک عظیم اور بزرگ شخصیت سے محروم ہو گیا اور ہم ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ان کی وفات کے موقع پر جہاں پاکستانی احباب نے ہمارے خاندان کے ساتھ دلجوئی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے اور کثیر تعداد میں ان کے جنازہ میں شرکت فرمائی ہے۔ وہاں امریکن جماعتوں نے بھی بہت ہمدردی فرمائی ہے چنانچہ مکرم سید عبد الرحمٰن صاحب مولانا شکر الہی صاحب۔ مولانا بنگالی صاحب۔ مولانا میجر عبد الحمید صاحب کیا اور سید جواد علی صاحب، سب نے اظہار ہمدردی فرمایا۔ مکرم ڈاکٹر نصر اللہ خان صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ ہمارے لئے کھانا بھی لائے اور مکرم داؤد احمد صاحب ملک اور ان کی اہلیہ صاحبہ بھی ہمارے لئے کھانا لائے اور ہماری دلجوئی فرمائی۔ اور بھی بہت سے احباب نے ہمارے ساتھ تعزیت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ـــ میں ان سب احباب کا شکر ادا کرتا ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی نہایت مشفقانہ رنگ میں حضرت اباجان رضی کی تعزیت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ـــ جن احباب کے پاس حضرت اباجان رضی کی تقاریر کے ٹیپ ریکارڈ ہوں۔ وہ میرے بھائی منیر الدین صاحب شمس کو ربوہ میں اطلاع دیں۔ ہم ان کی کاپی لینا چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں اگر احباب اباجان رضی کی زندگی کے خاص واقعات جانتے ہوں تو وہ بھی ہمیں ربوہ کے پتہ پر لکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

تیز تر گام زن منزل ما دور نیست! وقف جدید میں بچوں نے ۵۰۰۰۰ روپے ادا کرنے ہیں

اطفال جلد از جلد اپنے وعدہ کے مطابق چندہ ادا کریں (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریکِ جدید کے ہر دفتر کا مجاہد

بعد میں آنیوالے دفتر کے لئے معقول تعداد میں مجاہد بنائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا :-

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے اور روحانی نسل کو بڑھانے کا ایک طریق یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے دفتر اوّل میں حصہ لے چکا ہے۔ وہ عہد کرے کہ نہ صرف آخر تک وہ خود پوری باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیتا رہے گا۔ بلکہ کم از کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا۔ جو دفتر دوم میں حصہ لے اور اگر وہ زیادہ آدمی تیار کر سکے تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ دنیا میں لوگ صرف ایک بیٹے پر خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ ان کے پانچ پانچ سات سات بیٹے ہوں۔ جس طرح دنیا میں لوگ اپنے لئے پانچ پانچ سات سات بیٹے پسند کرتے ہیں۔ اسی طرح ہر شخص کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے دفتر دوم میں حصہ لینے والے پانچ پانچ سات سات نئے آدمی تیار کرے۔ اور پھر دوسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ تیسرے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات آدمی کھڑے کرے اور تیسرے دفتر میں حصہ لینے والا ہر شخص کوشش کرے کہ وہ چوتھے دفتر کے لئے پانچ پانچ سات سات آدمی تیار کرے تاکہ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے اور اس روپیہ سے تبلیغ اسلام کے نظام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کیا جا سکے۔"

(منقول از الفضل ۱۷ر نومبر ۱۹۶۶ء)

(وکیل المال اوّل)

قائدین خدام الاحمدیہ کی رہنمائی کیلئے

آپ مرکزی رقوم کی ترسیل کے سلسلہ میں موجودہ زمانے کے بینکنگ سسٹم سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جن جگہوں پہ بینک موجود ہوں وہاں سے رقم کا بذریعہ منی آرڈر بھجوانے کی بجائے بذریعہ بینک بھجوانا بہت مفید ہے۔ اس طرح نہ صرف خرچ کم ہوگا۔ بلکہ رقم بھی ہمیں جلد مل سکے گی۔

۱۔ جن شہروں میں سلسلہ کے بینک اکاؤنٹ ہیں ان مجالس کو چاہیئے کہ رقم اس اکاؤنٹ میں جمع کروا کر کیش سلپ مع تفصیلی خط مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دیا کریں۔

۲۔ جن جگہوں پر سلسلہ کے بنک اکاؤنٹ نہیں مگر بنک موجود ہیں ان مجالس کو چاہیئے کہ وہ چنیوٹ کے کسی بنک کے نام ڈیمانڈ ڈرافٹ مع تفصیلی خط ہمیں بھجوا دیں۔

۳۔ جس جگہ کوئی بنک نہ ہو۔ وہاں سے رقم بذریعہ منی آرڈر بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ارسال کی جائے۔ منی آرڈر کے کوپن پہ اپنا پورا پتہ اور ترسیل کردہ رقم کی تفصیل ضرور دیکھیں۔ امید ہے۔ جملہ قائدین حضرات اس پہ عمل پیرا ہوں گے اور ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دُعا

میرے داماد عزیزم سارجنٹ محمود احمد بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار محمد شفیع مکان ۱۸ گلی ۶۵ نیا دھر مپورہ۔ لاہور)

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

"الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسب معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ دینی مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جماعت کے اہل علم و اہل قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوانے چاہئیں تاخیر سے آنیوالے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔ (ادارہ)

ضروری اعلان

برائے مصنفین و ناشران کتب

جماعت کے تمام مصنفین اور ناشران کتب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوئی کتاب شائع کرنے سے قبل انچارج تالیف و تصنیف کی اجازت لینی ضروری ہے لہذا کسی کتاب کی اشاعت سے کم از کم دو ماہ قبل مسودہ مجھے بھجوانا چاہیئے۔ تاکہ فرصت سے اس کا مطالعہ کیا جا سکے۔

(قاضی محمد نذیر انچارج تالیف و تصنیف۔ ربوہ)

قائدین خدام متوجہ ہوں

بار بار یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ قائدین مجالس ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ تک جمع شدہ چندہ مرکز کو بھجوا دیا کریں۔ مگر بہت تھوڑی تعداد میں مجالس نے اس طرف توجہ دی ہے قائدین حضرات اس بارہ میں سستی نہ کریں اور جمع شدہ رقم جلد از جلد مرکز کو ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مرکزیہ)

چک ۵۴۳/T.B میں جلسہ

مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۶۶ء کو پہلا اجلاس زیر صدارت چوہدری عبداللطیف صاحب بی اے منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم محمد تقی صاحب نے تقریر فرمائی بعد ازاں مکرم چوہدری عبدالرب صاحب عیبرت انسپکٹر بیت المال نے تقریر کی۔

دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ اور مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

تیسرا اجلاس بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد منعقد ہوا۔ اس میں مکرم مولوی عزیز محمد صاحب اطہر مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ پھر صاحب صدر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تحریکات پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (نامہ نگار)

سیٹ مکمل کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۲۴ جلدوں میں)
رعایتی قیمت ۱۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک
ملنے کا پتہ :- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ۔ ربوہ

غذائی پیداوار بڑھانے کے ذرائع

خوراک کے معاملے میں گندم ہماری ایک اہم ضرورت ہے اس لئے میں کاشتکاروں اور زرعی توسیع کے کام سے وابستہ کارکنوں کو بارہا مشورہ دے چکا ہوں کہ وہ گندم کی پیداوار بڑھانے کی بھرپور کوشش کریں لیکن بعض اور فصلیں بھی متبادل خوراک کا کام دیتی ہیں اور پھر مختلف قسم کے چاروں کی پیداوار کم ہو جائے تو زراعت پیشہ بھائی غلے کو مویشیوں کی خوراک کے طور پر بھی استعمال کرنے لگتے ہیں۔ اور اس سے غلے میں مزید کمی واقع ہو جاتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ متبادل خوراک کے طور پر استعمال ہونے والی فصلوں اور چاروں وغیرہ کی کاشت اور پیداوار بھی جدید طریقوں کے مطابق کی جائے۔ کیونکہ ان کی وافر پیداوار سے غذائی صورت حال بہتر بنانے میں مدد مل سکتی ہے۔ میں اس سلسلے میں چند اشارات پیش کرتا ہوں۔ جو کی فصل خشک سالی اور نمکیات کو برداشت کرنے کی صلاحیت رکھنے کے علاوہ ہلکی زمینوں بالخصوص بارانی اور سیلابہ علاقوں میں بھی کامیابی کے ساتھ کاشت کی جا سکتی ہے صوبے کے وسطی علاقوں میں اس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے نہری علاقوں کے لئے سی ۴ اور بارانی علاقوں کے لئے سی ۵ بہت مشہور ہیں پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان میں مقامی اور گلابتنے والی اقسام مشہور ہیں۔

چنا!

چنا بھی خشک سالی کا مقابلہ کر سکتا ہے علاوہ اس کے لئے زمین کی خاص تیاری کی ضرورت نہیں پڑتی بلائیٹ (یعنی جھلسا یا لشک) کی بیماری اس کے لئے بڑی مہلک ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے ۶۱۲ کا بونا مفید ہے جو اس بیماری کے اثرات سے بڑی حد تک محفوظ رہتا ہے۔ صوبے کے جنوبی علاقوں میں پیداوار کے لحاظ سے اسے پہلے ہی کافی مقبولیت حاصل ہے اور اب شمالی علاقوں میں بھی اس کی کاشت کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے۔

برسیم

برسیم موسم سرما کے چاروں کا بادشاہ ہے۔ موسم سرما میں چارے کا تسلسل قائم رکھنے اور چارے کی زیادہ سے زیادہ مقدار مہیا کرنے کے علاوہ اس کے سبز مخملی فرش کا نظارہ بڑا دلکش اور طراوت بخش ہوتا ہے۔ پھلی دار پودا ہونے کی وجہ سے یہ زمین کو بھی زرخیز بناتا ہے بجائی سے پہلے اس کے بیج کو جراثیم کا ٹیکہ لگوا لینا چاہئیے تاکہ اس کا اگاؤ اور بڑھوتری اچھی ہو۔ اس کی زیادہ سے زیادہ پیداوار لینے کے لئے وقت پر بجائی بہت ضروری ہے

روغنی اجناس میں توریا، سرسوں اور رایا قابل ذکر ہیں۔ توریا سلیکشن اے۔ سرسوں براؤن سلیکشن اے کا بیج استعمال کرنے سے پیداوار میں تقریباً ڈیڑھ من کا اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اس کا بیج دو سال سے زیادہ نہیں چلانا چاہئیے کیونکہ یہ خالص نہیں رہتا۔ رایا ایل ۱۸ کورے اور خشک سالی کا مقابلہ کرنے کے علاوہ پیداوار بھی زیادہ دیتا ہے اس لئے یہ قسم کاشت کرنا مفید ہے

موسم ربیع میں تحفظ نباتات کی انسدادی تدابیر پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس موسم میں دھان، مکئی، جوار اور کماد کی فصلوں کی کٹائی کے فوراً بعد ان کے مڈھوں میں ہل چلا دیں اور مڈھوں کو زمین سے اکھاڑ کر تلف کر دینا چاہئیے تاکہ ان کے اندر گھسی ہوئی سنڈیاں باہر آ کر موسم کی شدت سے ہلاک ہو جائیں یہاں قدرت ان حشرات کا قلع قمع کرنے میں ہماری بڑی مدد کرتی ہے۔

بیج کا مسئلہ

آج میں ایک اہم ضروری مسئلہ جس میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ بیج کا مسئلہ ہے۔ بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے عمدہ بیج کی اہمیت کا احساس فن زراعت میں ترقی کا پہلا قدم تھا۔ چنانچہ اگلے وقتوں میں جب کاشتکاروں کو فصلوں کی بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے عمدہ بیج کی اہمیت کا احساس فن زراعت کی تاریخ میں ترقی کا پہلا قدم تھا۔ چنانچہ اگلے وقتوں میں جب کاشتکاروں کو فصلوں کی بہتر پیداوار حاصل کرنے میں صرف یہی راز معلوم تھا تو عمدہ بیج کو ایک ایسی متاع گراں بہا سمجھا جاتا تھا کہ وہ لوگ عمدہ بیجوں کو چھپا چھپا کر رکھا کرتے تھے۔ عمدہ بیج کی تلاش میں لوگ قریہ قریہ مارے مارے پھرتے دور دراز کا سفر اختیار کرتے۔ طرح طرح کی تکلیفیں اور صعوبتیں اٹھاتے اور کئی کئی ملکوں کی خاک چھانتے اور جب کہیں انہیں گوہر مقصود ہاتھ آتا۔ عرصہ ہوا میں نے عہد قدیم میں بیج کی تلاش پر ایک قصہ پڑھا تھا کہ کس طرح ایک کسان نے جان جوکھوں میں ڈال کر ملک چین کا سفر اختیار کیا۔ اور وہاں ایک طویل مدت تک راہب کے روپ میں مقیم رہا اور بالآخر جس فصل کے بیج کی اسے تلاش تھی اسے اپنی چھڑی کے سوراخ میں ڈال کر (جو بیج چھپانے کے لئے تیار کی گئی تھی) وہاں سے چلتا بنا۔ یہی وجہ ہے کہ پرانے زمانے میں لوگ بیج کی قدر بھی کرتے تھے اور مسلسل انتخاب کے ذریعے عمدہ بیج پیدا کرنے کا فن بھی غالباً اسی زمانے میں پیدا ہوگا جو شروع شروع میں تو گھریلو پیمانے پر تیار کیا جاتا تھا لیکن اب سائنس کا ایک مستقل موضوع بن چکا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر بیج کے معاملے میں جس تغافل اور لاپرواہی سے کام لیا جاتا ہے وہ ہمارے لئے ہرگز مستحسن نہیں سالہا سال کی تحقیقات کے بعد تقریباً تمام فصلوں کی عمدہ اقسام پیدا کی جا چکی ہیں۔ ان مختلف اقسام کو مختلف تجربوں اور آب و ہوا میں آزمانے کے بعد حکومت ان کا بیج زمینداروں کو دے رہی ہے

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

نور کا جل!

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے
تمام سرموں اور کاجلوں کا سرتاج
آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں سے
تیار کردہ جملہ امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے
قیمت فی شیشی سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام کالج فضل عمر ہوسٹل ربوہ کے لئے مالی کی فوری ضرورت ہے امیدوار محنتی دیانتدار ہونے کے علاوہ اپنے کام سے بخوبی واقف ہونا چاہئیے۔
متعلقہ پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔
(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے
سالانہ چندہ صرف چھ روپے
دفاتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اسلام کو غالب کرنے کیلئے دوستوں کو مزید قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہئیے

اگر غلبہ چاہتے ہو تو اپنی قربانیوں کو ایسا بناؤ کہ وہ آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ثابت ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جماعتی ترقی اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں قربانیوں کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

[illegible]

"انسان کو ایک قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے دوسری قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں آئندہ قربانیوں کا راستہ کھلنے کا موجب ہوں گی اور جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کیلئے انقباض پیدا نہ ہو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول کر لیا ہے اور آئندہ قربانیوں کے لئے بھی اللہ تعالےٰ اسے توفیق عطا فرمائے گا لیکن جس شخص کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی نیت کی خرابی کی وجہ سے یا کسی اور گناہ کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول نہیں کیا اور اس کی قربانیاں ضائع ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اچھا بیج بویا جائے اور وہ اچھا پھل نہ لائے۔ اگر کسی شخص کو ان قربانیوں کے نتیجہ میں مزید چندے دینے اور خدا کی راہ میں مزید تکلیفیں برداشت کرنے کی توفیق نہیں ملتی تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اس سے کوئی ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جو اس کے قربانی کے بیج کو جس نے پھل دینا تھا بہا کر لے گیا ہے۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالےٰ کے حضور بہت استغفار کرنا چاہیئے اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں تا اللہ تعالےٰ اسے معاف فرمائے اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔

مالی لحاظ سے تو جماعت قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے گو اعلےٰ معیار تک وہ ابھی تک نہیں پہنچی مگر جانی قربانی کے لحاظ سے ابھی ابتداء نہیں ہوئی۔ البتہ وقف زندگی کے ذریعہ بنیاد کا ایک نشان لگا دیا گیا ہے جیسے بنیاد کھودتے وقت کئی سے ٹک لگایا جاتا ہے پھر بنیاد کھودی جاتی ہے جب بنیاد کی کھدائی ہو جاتی ہے تو اس پر دیواریں کھڑی کرتے ہیں جب دیواریں بن جاتی ہیں تو ان دیواروں پر چھتیں ڈالی جاتی ہیں اس کے بعد پلستر کیا جاتا ہے دروازے اور کواڑ لگائے جاتے ہیں تب کہیں جا کر مکان تیار ہوتا ہے جس طرح مکان آہستہ آہستہ کچھ عرصہ کے بعد جا کر تیار ہوتا ہے اسی طرح جان دینے کی عمارت کے تیار ہونے میں کچھ دیر لگتی ہے کوئی عمارت بھی ایک دن میں تیار نہیں ہوتی ایسے ہی یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگ جمع ہو کر آئیں اور وہ کہیں کہ اگر تم میں سے پانچ ہزار آدمی اپنی گردنوں پر چھری پھیر لیں تو ہم اسلام کو قبول کر لیں گے بلکہ یہ قربانیاں آہستہ آہستہ دینی پڑیں گی پہلے ایک دو۔ پھر آٹھ دس۔ پھر پندرہ بیس اسی طرح آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے آخر وہ دن آجاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو غلبہ عطا کرتا ہے اور کفر ہتھیار ڈال دیتا ہے اور یہ کام ایک لمبے عرصہ میں جا کر ہوتا ہے یہ مقصد ہر وقت جماعت کے سامنے رہنا چاہیئے کہ ہم نے خدا کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور خدا تعالےٰ کی عظمت کو تمام دنیا کے دلوں میں قائم کرنا ہے اگر ساری دنیا نیک ہو جائے اور اللہ تعالےٰ کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھ لے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں اللہ تعالےٰ کی بادشاہت قائم ہو گئی اور ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا ورنہ دو چار لاکھ کی جماعت کی دو ارب سے کیا نسبت ہے ایسی ہی تو نسبت نہیں جیسے آٹے میں نمک کی ہوتی ہے ان کے اموال ان کی شان و شوکت اور ان کے رسوخ کے مقابلے میں ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں

پس ہمارے دوستوں کو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے اور آئندہ مزید مالی و جانی قربانیوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ہم پر اپنا رحم اور فضل نازل فرمائے ہماری دماغی طاقتوں میں ترقی دے ہماری عقلوں کو تیز کرے اور ہماری عملی حالت درست کرے تاکہ ہم وہ مقصد حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں جو ہمارے سامنے ہے آمین اللّٰھم آمین"

(الفضل ۱۹ جون ۱۹۶۲ء)

فدیہ کی رقوم نظارت خدمت درویشاں میں بھجوائی جائیں

روزنامہ الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں علماء سلسلہ کی طرف سے متعدد نوٹ شائع ہو چکے ہیں کہ احباب جماعت اس مبارک مہینہ میں روزہ کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ رکھ کر ارشاد خداوندی کی تعمیل کریں اور اپنی روحانیت کے معیار کو بلند سے بلند تر کرنے کی سعی فرمائیں۔ اور ایسے احباب جو کسی شرعی عذر کی بناء پر روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے لازم ہے کہ وہ اس عذر کے دور ہونے کے بعد اس گنتی کو پورا کریں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے انہیں اپنے فضل سے کشائش رزق سے بھی نوازا ہوا ہے تو وہ اس مبارک مہینہ میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں تاکہ اس مہینہ کی برکات سے بہرہ ور ہوتے رہیں۔ اور ایسے اصحاب جنہیں اللہ تعالےٰ اپنے فضل کے تحت روزہ رکھنے کی توفیق دے اور پھر اس کے ساتھ ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائیں تو یہ ان کے لئے دوہرے ثواب کا موجب ہوگا۔ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ۔

نظارت خدمت درویشاں سالہا سال سے فدیہ کی رقوم جماعت کے مستحقین میں تقسیم کرنے کی خدمت پوری ذمہ داری کے ساتھ سر انجام دے رہا ہے لہٰذا ایسے بھائی اور بہنیں جنہوں نے فدیہ رمضان ادا کرنا ہے۔ وہ براہ مہربانی یہ رقوم ناظر خدمت درویشاں کے نام پر جلد تر بھجوانے کا انتظام فرمائیں تاکہ اس مہینہ میں ہی یہ رقوم مستحقین تک پہنچائی جا سکیں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس عام

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۶ء بوقت ۴ بجے شام دفتر الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام حصہ داران سے شرکت کی درخواست ہے۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے:۔

۱۔ سالانہ حسابات نفع و نقصان بیلنس شیٹ بابت سال مختتمہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۶ء (۲) انتخاب ڈائریکٹران کمپنی برائے سال آئندہ (۳) انتخاب آڈیٹر برائے سال آئندہ (۴) کوئی اور تجویز جو ممبر پیش کرنا چاہیں۔

{ ظہور احمد باجوہ چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ }

وقف جدید کے چندہ کی وصولی اور انصار اللہ

وقف جدید کے وعدہ جات کے حصول اور چندہ کی وصولی میں ہر ممکن مدد اور کوشش کرنا مجلس انصار اللہ کے سپرد ہے۔ وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں۔ تمام زعماء اور زعماء اعلےٰ کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیکرٹریان وقف جدید سے مل کر وقف جدید کے چندہ کی وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرمادیں اور ۳۱ر دسمبر سے پہلے پہلے ایک بھی وعدہ کرنے والے دوست ایسے نہ رہ جائیں جنہوں نے یہ چندہ ادا نہ کیا ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(نائد وقف جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ادارہ برائے قانونی امداد

(بلامعاوضہ)

سرگودہا — گزشتہ روز تیس نامور تجربہ کار وکلاء پر مشتمل ایک ادارے کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو مستحق احباب کی مفت قانونی امداد کریں گے۔

اس ادارہ کی مشاورتی کونسل میں تجربہ کار وکلاء شامل ہیں اس کونسل کے چیئرمین سید غضنفر علی شاہ بخاری ایڈووکیٹ صدر بار ایسوسی ایشن اور سیکرٹری مفتی محمد طفیل گوندی ایڈووکیٹ منتخب ہوئے ہیں۔ مستحق اصحاب سیکرٹری ادارہ مفتی محمد طفیل گوندی کو اپنی درخواستیں صبح ۹ بجے تا ۲ بجے ضلع کچہری میں اور ۶ بجے شام تا ۹ بجے رات سرگودہا لاء چیمبر کچہری بازار سرگودہا میں پہنچا سکیں گے۔

(سرگودہا لاء چیمبر کچہری روڈ سرگودہا)